153

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No. L-5254

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

الفضل

لاہور

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم — جمعرات

۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۴	۱۵ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۱۵ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ فروری۔ کل تقریر کرنے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گلے کی تکلیف پھر شروع ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۴ فروری۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ کی حالت ابھی تک خطرے سے باہر نہیں ہے۔ احباب ان کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۴ فروری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد امریکہ و یورپ میں دیرینہ قیام کے بعد آج لندن سے کراچی پہونچ گئے۔ آپ نے بتایا کہ بین الاقوامی بنک پر پاکستانی سکے کی شرح کے سلسلے میں پاکستان کا نقطہ نظر واضح کر دیا گیا ہے۔

رنگوں کا اعلان

لاہور ۱۴ فروری معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے کمشنر اس ہفتے کے آخر تک انتخابات میں حصہ لینے والی مختلف پارٹیوں کے لئے مختص کردہ رنگوں کا اعلان کر دیں گے۔ پتہ چلا ہے کہ ایوان کی ۱۹۷ نشستوں کے لئے نو سو سے زائد امیدواروں کے لئے رنگوں کا تعین مشکل ہو گیا ہے۔

کمیشن لوہا اور فولاد پیدا کرنے والے ممالک کو مصنوعات کے متعلق غیر ترقی یافتہ ممالک کی ضروریات کا احساس دلائے

ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی لوہے اور فولاد سے متعلقہ سب کمیٹی میں پاکستانی مندوب کی تجویز

لاہور ۱۴ فروری۔ ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی لوہے اور فولاد سے متعلق سب کمیٹی کے تیسرے اجلاس کا افتتاح آج اسمبلی چیمبرز لاہور میں ہوا۔ اجلاس میں مسٹر ایم کے پوو الا ہندوستانی مندوب کو دوبارہ چیئرمین منتخب کیا گیا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ پاکستان۔ فلپائن۔ برما۔ چین۔ فرانس۔ ہندوستان۔ انڈونیشیا۔ نیدرلینڈز۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ دولت متحدہ کوریا۔ یونیسکو اور ایس۔سی۔اے۔پی کے مندوبین اجلاس میں شریک ہوئے۔ ڈاکٹر پی۔ایس۔ لوکاناتھن ایگزیکٹو سیکرٹری کمیشن نے مندوبین اور دوسرے نمائندگان کا خیر مقدم کرتے ہوئے بتایا کہ کمیشن کا آئندہ اجلاس جاپان میں ہوگا۔

کمیٹی اس اصول سے متفق تھی کہ لوہے اور فولاد کے پلانٹ کے قیام و توسیع کے متعلق فیصلہ کرتے وقت لاگت اور قیمت کا معاملہ ہی حکومتوں کے زیر غور نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ملک کی معیشت کے بارے میں وسیع نوعیت والے دیگر اقتصادی اور غیر اقتصادی امور بھی پیش آ سکتے ہیں۔ جس پر توجہ دینا بھی بہت ضروری ہو جائے گا۔ لوہے اور فولاد کی صنعت کے قیام اور توسیع کے سلسلہ میں کمیٹی کے ترقی والے اقدام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر لوکاناتھن نے کہا کہ بعض ملکوں کے منصوبے گزشتہ اجلاس کے وقت کے مقابلہ میں اب زیادہ قطعی مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ آخر میں آپ نے اس امر کا اشارہ کیا کہ متعلقہ منطقہ میں واقع ممالک کے روز افزوں تعاون نے زیادہ نمایاں صورت اختیار کر لی ہے۔ اور بہت سے ملکوں سے کچی دھاتوں کے معائنہ اور تحقیقات اور ٹریننگ دلائے جانے کے بارے میں درخواستیں موصول ہوئی ہیں ٹیکنیکل اطلاع اعداد و شمار اور تجارت کے متعلق منصوبوں میں متذکرہ صدر کمیشن کا تعاون قابل غور ہے۔

اجلاس کا ایجنڈا ایک شق کی ترتیب میں معمولی تبدیلی کے سوا بغیر کسی ترمیم کے منظور کیا گیا۔ پاکستان کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں نے بتایا کہ فولاد بہم پہونچانے کی صورت حال دن بدن مشکل ہو رہی ہے۔ تاہم خالص لوہے کو استعمال میں لا کر لوہے کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے کافی گنجائش ہے۔ بشرطیکہ خام سامان کی سپلائی میں اصلاح و ترقی کی جا سکے۔

پاکستانی مندوب نے تجویز پیش کی کہ اقتصادی کمیشن کی نیک مساعی سے لوہا اور فولاد پیدا کرنے والے ممالک پر اس ضرورت کا شدید احساس پیدا کیا جائے کہ لوہے اور فولاد کی تیار اور نیم تیار مصنوعات کے متعلق وہ غیر ترقی یافتہ ملکوں کی ضروریات پر ہمدردانہ غور کریں۔ اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ (سرکاری اطلاع)

پنجاب بھر میں یوم شجرکاری

لاہور ۱۴ فروری۔ آج پنجاب بھر میں یوم شجرکاری منایا گیا۔ محکمہ جنگلات کے صدر دفتر سے ۵ ہزار کے قریب درختوں کے قلم تقسیم کئے گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ آج تمام صوبے میں تعاونوں کی معرفت ۱۵ لاکھ کے قریب قلم تقسیم ہو جائیں گے۔ آج جیا موسےٰ نامی گاؤں میں ڈپٹی کمشنر لاہور نے درخت لگانے کی مہم کا افتتاح کیا۔ اور اپیل کی کہ گاؤں کا ہر شخص اپنا اپنا ایک درخت لگائے۔ پھر اس کی ایسے ہی نگہداشت کرے جیسے کہ بچے کی کی جاتی ہے۔ دوپہر کو ضلع کچہری لاہور کے احاطے میں بھی ڈپٹی کمشنر لاہور اور دیگر افسروں نے درخت لگائے۔

۔نزدیک و دور سے۔

راولپنڈی ۱۴ فروری۔ وزیر اعظم خان عبد القیوم خان مسلم لیگ کی انتخابی مہم کے سلسلے میں جمعہ کے روز یہاں آئیں گے۔

اسکندریہ ۱۴ فروری۔ یہاں کے مختلف اشتراکی اڈوں سے پولیس نے ایک لاکھ دستاویزات برآمد کی ہیں۔ یہ دستاویز چار مختلف زبانوں میں ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ان دستاویزوں سے پتہ چل جائے گا۔ کہ مصر کے اشتراکیوں کا کن کن ممالک سے تعلق ہے۔ ان کے مطالعہ کے لئے ۱۵ افسر مقرر کئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۴ فروری۔ آج بیگم عبد الرب نشتر بیگم جی۔اے خان۔ بیگم شاہنواز۔ بیگم عبد القادر اور بیگم جعفری نے دین پورہ اور مصری شاہ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے ۶۰۰ سے زائد خواتین میں نئے کپڑے اونی جرسیاں اور چادریں تقسیم کیں۔

طہران ۱۴ فروری۔ ایرانی سینٹ نے آئل کمیشن کو اطلاع دی ہے کہ کمیشن نے جو مجوزہ معاہدہ سینٹ کے پاس بھیجا ہے۔ اس کے تحت ایران جنوبی حصے کے تیل کے ذخیروں کے اختیارات مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکتا۔ مجلس نے یہ کمیشن اس لئے مقرر کیا تھا کہ وہ اینگلو انڈین آئل کمپنی کے ساتھ مذاکرات میں حکومت کو مشورہ دے۔

کراچی ۱۴ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان ۱۶ ماہ رواں کو لاہور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کے پروگرام کے التوا کی خبر غلط ہے۔

برطانوی قانون شادی میں تبدیلی کا مطالبہ

لنڈن ۱۴ فروری۔ مانچسٹر کے ایک کیس کی پیروی کرنے والے بیرسٹر مسٹر عباس علی نے اسٹار کو بتایا مانچسٹر کے مجسٹریٹ کے حالیہ فیصلہ کے بعد اسی قسم کے سینکڑوں مقدمات برطانوی عدالتوں کے سامنے پیش ہوں گے۔ مانچسٹر کے مجسٹریٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کیونکہ ایک مسلمان نے پہلے مسلم طریقے پر ایک شادی کر لی تھی۔ اس لئے اس کے بعد ایک برطانوی عورت سے برطانیہ کے رجسٹری کے دفتر کے ذریعہ دوسری شادی کرنا ناجائز ہے۔

مانچسٹر کا فیصلہ اپنی قسم کا پہلا فیصلہ ہے۔ اس فیصلہ کی وجہ سے بہت سی عورتوں کے لئے تباہ کن اثرات پیدا ہوں گے جو یہ خیال کرتی ہیں کہ وہ برطانیہ کے قانون کے تحت شادی شدہ ہیں۔ مسٹر عباس علی نے کہا کہ جیسا کہ مانچسٹر کی عدالت نے اشارہ کیا ہے برطانوی شادی کے قانون میں تبدیلی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ برطانوی عدالتیں آجکل اسلام کے ایک سے زائد عورتوں سے شادی کرنے کے طریقے کو تسلیم کرتی ہیں (اسٹار)

تیل کے باعث بحرین کی تبدیلی

لنڈن ۱۴ فروری۔ حال ہی میں تیل اور بحرین کے موضوع پر بین الاقوامی معاملات کی برطانوی شاہی کونسل کے جریدہ "دی ورلڈ ٹوڈے" کے مقالے میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ گو بحرین کے باشندوں نے ملک میں تیل کی کمپنیوں کے قائم ہو جانے سے بہت سے مادی مفادات حاصل کئے ہیں لیکن یہ باشندے دن بدن مذہب سے بے بہرہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور قومیت کا جذبہ دن بدن بیدار ہو رہا ہے۔ جو اس سے قبل بالکل مفقود تھا۔ برطانوی اور امریکی کمپنیوں میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے قومی ثقافت کو کمزور کر کے انگریزی اور مادی اشیاء کی تحصیل کا جذبہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

۱۵ فروری ۱۹۵۱ء

خیر القرون باتیں اور یہ لوگ

الفضل کی گذشتہ دو اشاعتوں میں "جماعت اسلامی کے ایک رکن کے دو سوالات پر تفصیلی تبصرہ" کے زیر عنوان مکرم مولوی دوست محمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ کا مکتوب قارئین کرام نے مطالعہ فرمایا ہو گا۔ اس میں مولوی صاحب نے مودودی صاحب کی تحریروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ مودودی صاحب کا موجودہ رویہ خود ان کے مسلمات کے متضاد ہے اور وہ ایک ایسی سوسائٹی میں ایسی حکومت قائم کرنے کے داعی ہیں جس کے لئے خود ان کے نزدیک۔ وہ سوسائٹی قطعاً تیار نہیں ہے۔ اور آپ کی یہ کوشش نہ صرف بیکار ہے بلکہ پاکستان کے موجودہ حالات میں ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہے اور وہ وہی کام کر رہے ہیں جو ان سے پہلے جو ان کے بقول ان سے بہت زیادہ اہل لوگ حضرات سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل شہید علیہم الرحمۃ کر کے ناکام ہو چکے ہیں۔ اور ایسی سوسائٹی میں کر رہے ہیں جو اس سوسائٹی سے بہت زیادہ نااہل ہے۔ جس میں مذکورہ بالا حضرات کوشش کر کے ناکام ہو چکے ہیں۔ حضرت سید احمد بریلویؒ اور شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کے رفقائے کار بھی مودودی صاحب کے رفقائے کار سے کہیں زیادہ دیندار اور متقی تھے۔ جیسا کہ خود مودودی صاحب کی اپنی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے جن کے حوالے مکتوب مذکورہ بالا میں دیئے گئے ہیں۔

حضرت سید احمد بریلوی کے رفقائے کار ایسے اولوالعزم اور دین متین کے ایسے پابند تھے کہ ان میں سے تقریباً ہر ایک اپنے وقت میں علم و عمل میں نہ صرف خاص درجہ رکھتا تھا بلکہ خود مودودی صاحب سے بھی زیادہ قربانی کے جذبہ کا مالک تھا۔ ان لوگوں نے اس وقت اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ایک دور دراز اور دشوار گذار راستہ طے کر کے جہاد کا علم بلند کیا تھا جبکہ موجودہ زمانے کی آمد و رفت کی سہولتیں خواب و خیال میں بھی نہ آ سکتی تھیں۔ باوجودیکہ ان کی پرورش نہایت پرامن ماحول میں ہوئی تھی۔ انہوں نے اس انداز سے تلوار اٹھائی کہ سرحد کے کرخت اور تند مزاج لوگوں پر بھی بھاری ثابت ہوئے

پھر ان کے پیچھے کوئی پریس بھی نہیں تھا جو ان کے معائب کی اشاعت کر کے عوام کی ہمدردیاں اور ووٹ ان کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ آج سے سوا سو ڈیڑھ سو سال کے پہلے مسلمان موجودہ مسلمانوں سے زیادہ دیندار اور زیادہ محنت کوش تھے۔ مگر اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ مودودی صاحب کو حکومت نے صرف ڈیڑھ سال نظر بند کیا تھا اور نظر بندی بھی ایسی کہ گھر سے بھی زیادہ آرام اس میں تھا۔ مگر آپ کے رفقائے کار نے حکومت کے برسر اقتدار لوگوں کے خلاف بداخلاقی کا وہ مظاہرہ کیا اور اب تک کئے جا رہے ہیں کہ تہذیب نے بھی سر پیٹ لیا ہو گا اور احراری بھی شرمندہ ہوتے ہوں گے۔ آپ جماعت اسلامی کا اب بھی کوئی اخبار یا رسالہ اٹھا کر دیکھ لیں آپ دیکھیں گے کہ کوئی گالی نہیں ہے جو حکومت کے ارکان کو نہ دی جاتی ہو اور یہ اس تواتر سے کیا جا رہا ہے کہ بیرونی ملکوں کا کوئی انسان اگر ان تحریروں کو پڑھے تو یہی گمان کرے گا کہ پاکستان میں نعوذ باللہ صرف شیاطین ہی برسر اقتدار ہیں ان میں ذرا بھی انسانیت کا مادہ نہیں۔

یہ وہ جماعت ہے جو لوگوں کو خیر القرون کے واقعات سنا سنا کر دین کی دعوت پیش کرنے کی مدعی ہے۔ مگر اپنے اخلاق کا یہ حال ہے کہ آپ "کوثر" "فاران" الغرض ان کا کوئی جریدہ اٹھا کر پڑھیں تو اس میں سوا ارباب اقتدار اور مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد پر پلید پھبتیوں۔ گندہ طنز۔ نجس دماغوں تمسخر کے اور کچھ نہیں پائیں گے۔ جس جماعت کے افراد کی اخلاقی حالت یہ ہو جس کا کچھ نقشہ مودودی صاحب کے حوالوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر اس جماعت کے ترجمانوں کی تحریروں کے انداز سے نظر آتا ہے وہ جماعت دعوت اسلامی کی دعوت لے کر کھڑی ہو تو "العجب ثم العجب" کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ہم انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں اس نام نہاد اسلامی جماعت کی تحریروں کے نمونے پیش کر کے دکھائیں گے کہ ان لوگوں نے کہاں تک خیر القرون کے اخلاق کا اکتساب کیا ہے اور یہ کس برتے پر دعوت اسلامی کی دعوت دے رہے ہیں۔ یہاں ہم صرف یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب کی موجودہ جدوجہد نہ صرف بیکار ہے بلکہ پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر خوارج کے فتنہ عظیم سے کم نہیں اور یہ بات خود ان کے مسلمات سے واضح ہوتی ہے۔ جب مودودی صاحب دوسروں پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو بعض سچی باتیں بھی آپ کے منہ سے نکل جاتی ہیں۔ لیکن جب اقتدار کی بھوک ستاتی ہے تو وہ تمام باتیں آپ کو بالکل فراموش ہو جاتی ہیں۔

جب آپ کے معتقدین اپنے حواس میں ہوتے ہیں تو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

"مکمل اسلامی نظام کی پیروی کرنے والوں میں خدا کا تصور ایسا کامل اور اس کا خوف اتنا شدید ہوتا ہے کہ...... ایک عورت سے ایسا گناہ سرزد ہو جاتا ہے جس کی سزا اسلامی نظام حکومت میں موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور وہ عورت اس کا علم رکھتی ہے کہ قانون اور سوسائٹی کو اس کے گناہ کی خبر بھی نہیں۔ مگر صرف اللہ کے خوف سے اور اس کی سزا سے بچنے کے لئے وہ دربار رسالت میں خود حاضر ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے میں گندی ہوں مجھے پاک کیجئے۔ قانون اسے اتنی مدت کی مہلت دیتا ہے جب تک کہ وہ بچے کو دودھ پلائے۔ مگر خدا کا خوف مدت ختم ہوتے ہی اسے پھر دربار رسالت میں حاضر کرتا ہے اور سزا پاتی ہے۔......

ایک سپاہی کے قبضہ میں لاکھوں کی مالیت کا تاج آ جاتا ہے جس کا علم اس کے سوا کسی کو بھی نہیں ہوتا۔ مگر وہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور میں جواب دہی کے تصور اور خوف سے یہ تاج سپہ سالار کے حوالے کر دیتا ہے۔

ایک شخص ایک مکان خریدتا ہے۔ اس مکان کے اندر ایک گڑا ہوا ایک خزانہ ملتا ہے۔ محض اللہ کے خوف سے وہ صاحب مکان سے کہتا ہے یہ تمہارا خزانہ ہے۔ لیکن مالک مکان کہتا ہے۔ میرا تو صرف مکان تھا۔ قیمت لے چکا اب خزانہ کس طرح لوں۔ آخر کار ان کے بارے میں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی بیاہ دو۔ اور خزانہ ان کے حوالے کر دو وغیرہ وغیرہ"

(سہ روزہ کوثر لاہور ۱۳ فروری ص ۳)

یعنی یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلامی نظام ان لوگوں میں قائم ہو سکتا ہے جن کی سوسائٹی اس طرح کی بن گئی ہو جن کی مثالیں یہاں دی گئی ہیں۔ لیکن جب آپ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو فیادت پر اس طرح جھپٹتے ہیں کہ جیسے چوہے پر چیل۔ یہ ہوش ہی نہیں رہتا کہ ہم نے اصول کیا مقرر کئے تھے اور کام کیا کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو ڈیڑھ سال کی ایسی نظر بندی کو جس میں گھر سے زیادہ آرام ہو اپنے لیڈر کی عظیم الشان قربانی سمجھتے ہیں کیا وہ لوگ قطع نظر اس کے کہ وہ کس سوسائٹی میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے داعی ہیں اس قابل ہیں کہ کوئی ان کی بات پر کان بھی دھرے۔ خود ان کے اپنے اقوال کے مطابق جیسا کہ ان کے اپنے عمل سے بھی ثابت ہوتا۔ یہ نہ تو وہ خود اس لائق ہیں کہ کسی صحیح اسلامی حکومت کی عنان اقتدار سنبھال سکیں اور نہ ایسی سوسائٹی ہی موجود ہے جو خیر القرون تو کیا حضرات سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہم کے زمانہ کی سوسائٹی کے بھی پاسنگ ہو۔

اب مودودی صاحب کی اس عظیم قربانی کے مقابلہ میں اس جماعت کے افراد کی قربانیاں بھی ملاحظہ ہوں جس کو یہ مولوی مودودی صاحب کمال ایمانداری سے اسلامی حکومت کے اصول وضع کرتے وقت اپنے ذہن کی کس گہرائی میں "غیر مسلم اسلامی فرقہ" قرار دیتے ہیں۔ تاکہ جب اقتدار حکومت خونی مولویوں کے ہاتھ آئے تو اسے اقلیت قرار دے کر ہر نئے احمدی ہونے والے پر ارتداد کا فتوےٰ لگ سکے۔ اور تین دن کے اندر اندر اس کا سر قلم کر دیا جا سکے یہ وہ جماعت ہے جسکے کئی افراد کو وقتاً فوقتاً ایک اسلامی کہلانے والی حکومت کمر تک زمین میں گڑوا کر سنگسار کرواتی ہے اور کہتی ہے کہ اپنے عقیدہ سے باز آ جاؤ۔ مگر وہ اپنے عقیدہ کو نہیں چھوڑتے۔ اور شہید ہونا پسند کرتے ہیں۔ اس کے درے درے اس جماعت کے افراد کو ہر طرح تنگ کیا جاتا ہے۔ ان کا تمدنی اور اقتصادی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ ان کے جلسے اینٹیں اور پتھر مار کر درہم برہم کئے جاتے ہیں۔ ان پر قاتلانہ حملے کئے جاتے ہیں۔ عورتوں کے ہاتھ پاؤں چارپائی کے چارپایوں کے تلے دبا کر اوپر بھاری بوجھ لادے جاتے ہیں۔ مونہہ کالے کئے جاتے ہیں۔ الغرض خیر القرون کے زمانہ کا نمونہ یہ جماعت دکھاتی ہے۔ اور مودودی صاحب کی ذاتی قربانی سے اس کا ہر فرد بڑھ کر قربانی ہی نہیں دکھاتا بلکہ مودودی صاحب کی جماعت سے بہرحال بہت زیادہ اس کی اہل ہے کہ اگر اقتدار حکومت اس کے ہاتھ آئے۔ تو حقیقی اسلامی شان کے ساتھ اس کا استعمال کر کے دکھائے۔

مگر اس کے باوجود اس کا پروگرام وہی ہے۔ جس کا اظہار مولوی مودودی صاحب سید احمد صاحب بریلوی اور شاہ صاحب کی جدوجہد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرماتے ہیں مگر خود عمل بالکل اس کے متضاد کر کے ملک و قوم میں خفتہ پوری کر رہے ہیں۔ اگر یہی قوتیں جو وہ بے کار انتخاب میں صرف کر کے قوم میں مزید انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ قوم کی اصلاح میں صرف کرتے اور ان میں خیر القرون جیسے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش میں لگاتے۔ تو یقیناً نہ صرف وہ قوم کے لئے نعمت ثابت ہوتے بلکہ اپنے مسلمہ اصولوں کے عین متضاد عمل کرنے کے ملزم بھی نہ گردانے جاتے

اس کی بجائے انہوں نے ایک دلآویز منشور شائع کر کے عوام کے ووٹ حاصل کرنے کے

(باقی دیکھیں ص[illegible] کالم [illegible] پر)

اخلاق کے متعلق اسلام بہترین تعلیم پیش کرتا ہے

مندرجہ ذیل تقریر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۵۰ء کے موقعہ پر فرمائی

(۲)

اسلام نے رسموں کو بند کر دیا ہے۔ اور ایسی چیزوں کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ جو انسان کو ان کے استعمال کا عادی بنا دیتی ہیں۔ مثلاً شراب وغیرہ جو نشہ آور ہیں۔ جب کسی کے پاس ان رسوم کے پورا کرنے اور ان نشہ آور اشیاء کے مہیا کرنے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ تو کبھی جھوٹی وعدۂ ادائیگی پر قرض لیتا ہے۔ کبھی چوری کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کبھی گھر کی ضروری اشیاء فروخت کر کے اپنا خانہ خراب کرتا ہے۔ اور کبھی ایسے اخراجات کے پورا کرنے کے لئے رشوت حاصل کرتا ہے۔ شراب ہی کو لیجئے۔ کہ اس کے عادی کی کیسی بھیانک تصویر ہوتی ہے۔ اس کے نشہ میں نہ اسے کسی کی عزت۔ یا دوستی کا نہ شرم و حیا کا احساس باقی رہتا ہے۔ کبھی بلاوجہ اور بے موقع ہنسنے لگتا ہے۔ تو کبھی واہی تباہی بکنے لگتا ہے۔ کبھی سر پھٹول اور قتل و خونریزی تک نوبت پہنچاتا ہے۔ پیشاب اور قے سے لت پت گندی نالی میں اوندھا پڑا فوتِ احساس و تمیز سے محروم۔ یہ ہے شرابی کا نقشہ جب وہ دماغ میں خلل پیدا کر دے۔ تو کہتے ہیں کہ سرور پیدا کرتی اور غم و ہم کافور کرتی اور قوتوں کو تقویت دیتی ہے۔ یہ تو ایسی ہی تقویت ہے۔ جیسے بریک ٹوٹ جانے پر انجن اونچی جگہ سے نہایت تیزی کے ساتھ نچلی طرف چل پڑے۔ اقتصادی نقصانات ان کے علاوہ ہیں۔ یہ کیونکر مناسب ہے کہ محتاج و غریب فاقوں مریں۔ نانِ شبینہ تک کے محتاج ہوں۔ اور ہزاروں لاکھوں من گندم وغیرہ اجناس کثیر شراب کے لئے ضائع کر دی جائیں۔ لکھو کھہا روپیہ روزانہ ان نشہ آور چیزوں کی نذر ہوتا ہے۔ گذشتہ دنوں مشرقی پنجاب میں پناہ گزیں زمینداروں کو جو قرضے دیئے گئے۔ مجھے ایک وکیل نے بتایا کہ ان کا بیشتر حصہ شرابوں کی نذر ہو گیا۔ سینکڑوں لوگ ناجائز شراب کی کشید میں گرفتار ہوئے۔ اور بہت سا روپیہ گواہوں کی طلبی۔ وکلاء کی فیس اور جرمانہ کے طور پر خرچ کرنا پڑا۔ جو لوگ ہر بات کے لئے مغربی ممالک کی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کے اطمینان کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آج سے تقریباً بیس سال قبل دانایانِ امریکہ نے امتناعِ شراب خوری کا قانون پاس کیا۔ گو وہ اس لئے جاری نہ رہ سکا۔ کہ وہاں کی اکثریت نے شراب خوری کا عادی ہونے کی وجہ سے اس قانون کو اس حد تک توڑا۔ کہ عمومی رنگ میں قانون کی بے حرمتی کا رنگ پیدا ہو گیا۔ اکثریت کے تعاون نہ کرنے کی وجہ سے مجبوراً اسے منسوخ کرنا پڑا۔

تمدنی معاملات قومی اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک احکام جو اسلام نے امیر و غریب کے فرق کو مناسب حد تک کم کرنے کے لئے بتائے ہیں بیان کرتا ہوں۔ امیر و غریب میں اس زمانہ میں جو حد سے زیادہ فرق پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض وجوہات سے اموال چند ہاتھوں میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اور غرباء کا ان کے اموال میں کوئی حق نہیں سمجھا جاتا۔ اسلام نے ایسے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے مال زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو۔ ایک تو اسلام نے یہ جائز قرار نہیں دیا۔ کہ جائیداد ورثہ میں صرف بڑے لڑکے کو ملے۔ بلکہ ورثہ کے بہت سے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کے اصول بیان کئے۔ اس طرح بڑی سے بڑی جائیداد بھی چھ سات جگہ تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس طرح یہ خطرناک طریق دور ہو گیا۔ کہ جس کی وجہ سے مال و دولت چند اشخاص میں محدود ہوتی رہتی ہے۔ اسلامی ورثہ کے قوانین کے ماتحت ہر جائیداد خواہ کتنی ہی بڑی ہو۔ دو تین پشتوں میں ننھے ننھے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ کہ وارث مجبور ہوں گے۔ کہ جائیداد کے سہارے نکھے نہ بیٹھ سکیں۔ بلکہ خود بھی روزی کمانے کی طرف توجہ کریں یا فاقوں مریں۔ دیکھئے اگر ایک شخص دو لاکھ کی جائیداد چھوڑتا ہے۔ اور اس کے پانچ بیٹے ہیں۔ تو ہر ایک کو چالیس چالیس ہزار روپیہ ملے گا۔ اور اگر ان کے بھی آگے پانچ پانچ بیٹے ہوں تو انہیں آٹھ آٹھ ہزار روپیہ ملے گا۔ اب وہ مجبور ہوں گے کہ اپنی روزی کمانے کے لئے جدوجہد کریں۔ اور اگر جائیداد ورثہ میں صرف بڑے لڑکے کو ملتی جائے۔ تو پھر ایک طبقہ ایسا بنتا جائے گا۔ کہ جس کے پاس دولت مجتمع ہوتی جائیگی۔ اور دوسرا طبقہ جو ورثہ سے محروم رہے گا۔ حد درجہ غربت کا شکار ہو گا۔

پھر امیر و غریب کے نامناسب فرق کو مٹانے کے لئے اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ دیگر مذاہب کی طرح اسے مطلقاً جائز یا غیر قوموں سے سود لینے کو جائز قرار نہیں دیا۔ سود ذریعہ ہے اس بات کا کہ جن چند افراد کے پاس روپیہ ہو۔ انہی کے پاس سمٹ سمٹ کر ملک کی دولت آتی جائے۔ ایسے مالدار لوگ چونکہ ساکھ بٹھا چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بغیر محنت کے بنکوں میں سے جس قدر روپیہ چاہیں قرض لے سکتے۔ اور اپنا کاروبار بڑھا سکتے ہیں۔ اور تھوڑے سرمایہ والے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر مالدار لوگوں کو سود پر قرض نہ مل سکتا۔ تو وہ مجبور ہوتے۔ کہ تھوڑے سرمایہ والوں کو اپنے ساتھ شریک کریں اس صورت میں سرمایہ دار Trusts اور Associations وغیرہ قائم نہ کر سکتے۔ اور دوسروں کی ترقی کے راستے مسدود نہ کر سکتے۔ قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ کہ سود جنگیں پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اور یہ بات سچ ثابت ہوئی ہے۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری کبھی ہرگز اتنا طول نہ پکڑ سکتیں۔ اکثر حکومتیں صرف اپنے خزانے کے بل بوتے پر جنگ جاری رکھتیں۔ کیونکہ ان کے خزانے چند دنوں میں ختم ہو جاتے اور عوام پر جنگ کے اخراجات کا براہِ راست بوجھ پڑتا۔ تو بغاوت ہو کر کئی حکومتیں تہ و بالا ہو جاتیں۔ لیکن حکومتوں کو چونکہ سود پر روپیہ مل جاتا تھا۔ اس لئے جنگیں طول پکڑتی گئیں۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہولناک اقتصادی بدحالی عالمگیر شکل میں قائم ہو چکی ہے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ سود جذباتِ اخوت و ہمدردی کو کچل کر رکھ دیتا ہے۔ ایک شخص مجبور ہو کر قرض حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً اس کا لڑکا سل میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا علاج ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ فوری طور پر روپیہ درکار ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ سودی کاروبار کرنے والا سود کے بغیر روپیہ قرض دینے کا نام تک نہ لے گا۔ سود غرباء کو حد درجہ غریب کرتا جاتا ہے۔ اور سود دینے والوں کو امیر بناتا چلا جاتا ہے۔ یہ لوگ اس کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ بعض قرضے وصول نہیں ہو سکتے۔ اس لئے سود لیا جاتا ہے۔ تاکہ بعض رقوم کی وصولی نہ ہو سکنے کے باوجود اصل زر میں کمی واقع نہ ہو۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اسلام نے حکومت پر لازم قرار دیا ہے۔ کہ اگر کسی جائز ضرورت پر کوئی شخص قرض حاصل کرتا ہے۔ اور بعد میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ قرض ادا نہیں کر سکتا۔ تو حکومت قرض ادا کرے۔ نیز قرض پر دیئے ہوئے روپیہ کو اسلامی ٹیکس یعنی زکوٰۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سود کے بغیر تجارتیں نہیں چل سکتیں۔ یہ درست نہیں۔ چونکہ موجودہ زمانہ میں تجارتوں کی بنیاد سود پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سود کے بغیر تجارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ ہمارے سامنے اسلامی عہدِ حکومت کی مثال موجود ہے مسلمان تمام ممالک سے کامیاب تجارت کرتے رہے ہیں۔ اور یہ بغیر سود کے تھی۔

اسلام نے اس امر کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ کہ تاجر مال بند کر کے رکھ چھوڑیں۔ تاکہ جب نرخ بڑھ جائے۔ تو فروخت کریں۔ اسکی پشت پر سود کی طرح جذبۂ حرص و طمع کارفرما ہوتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد ان کے بھیانک نتائج سے ہم یہاں دوچار ہو رہے ہیں۔ بلیک مارکٹ اور رشوت ستانی زوروں پر ہے۔ چونکہ اس ملک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے۔ جن کی ذہنیت سود خوری والی ہے۔ اس لئے وہ ہر بات کو روپیہ کی شکل میں دیکھنے پر مجبور ہیں۔ کانگرس کے لیڈر اور حکومت کے وزراء جہاں بھی عوام کو اپنی تقریروں سے مخاطب کرتے ہیں۔ تو بلیک مارکیٹ اور رشوت ستانی کے زوروں پر ہونے کا ہی ذکر کرتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ کہ پناہ گزین زمینداروں کو جو تقاوی دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مل سکتی جب تک کہ رشوت کے طور پر ایک حصہ رقم کا پیشگی ادا نہ کر دیا جائے۔ یا اس کے متعلق سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ایک سرکاری ملازم جس غرض کے لئے حکومت سے تنخواہ پاتا ہے۔ وہ اپنے فرض کی سرانجام دہی سے اس وقت تک رکتا ہے کہ جب تک اسکی مٹھی گرم نہ کی جائے۔ اسی طرح خواہ کوئی مر رہا ہو۔ بلیک مارکیٹ کرنے والے دکاندار اس وقت تک چیز مہیا نہیں کریں گے۔ جب تک کہ بازار کے نرخ سے دگنی یا تگنی قیمت اسے نہ مل جائے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ جس روز کھانڈ پر کنٹرول کا اعلان ہوا۔ اس روز ہم گورداسپور سے واپسی پر بٹالہ آئے سخت گرمی کا دن تھا۔ شربت کی خاطر بہتیری تلاش کی۔ لیکن ہر دکاندار کھانڈ موجود نہ ہونے کا عذر کر دیتا تھا۔ تعجب ہے کہ جو چیز سرکاری نرخ پر نہیں مل سکتی۔ وہ زیادہ بھاؤ پر جتنی چاہو مل جاتی ہے۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ حلوائیوں کی دکانیں چند سیر کے کوٹے پر چل رہی ہیں۔ چند روز قبل کنٹرول اٹھنے کا اعلان ہوتے ہی کہ سوا روپیہ سیر ملنے لگتی ہے۔ گذشتہ دنوں ہند پارلیمنٹ میں چور بازاری کے ذکر پر ایک ممبر نے کہا۔ کہ یہ ناجائز نہیں۔ بلکہ رزق حلال ہے۔ کیونکہ ایک دوائی نایاب ہوتی ہے۔ اور دوسرے کو اس کے عزیز کی بیماری کی وجہ سے درکار ہوتی ہے۔ اب جو شخص کوشش کر کے دوائی مہیا کر دیتا ہے۔ وہ بہرحال زیادہ قیمت لینے کا حقدار ہے۔

امارت اور غربت کے فرق کو کم کرنے کے لئے اسلام نے امراء کی ذہنیت تبدیل کرنے کا بھی سامان کیا ہے۔ امیر سمجھتے ہیں۔ کہ اموال پر کلی طور پر ان کا حق ہے۔ اور صدقہ خیرات کے طور پر غریبوں کو دینا ان پر واجب نہیں۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ تمام اشیاء پر مالکانہ حق صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور فرماتا ہے وفی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ کہ چونکہ امیر اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ چیزوں سے جن میں غریبوں کا بھی حق ہوتا ہے۔ فائدہ اٹھا کر دولت کماتے ہیں۔ اس لئے ان میں غریبوں کا بھی حق ہے۔ ان مالوں میں سے غریبوں کے لئے خرچ کرنے کی مختلف طرز کی ترغیب و تحریص کے علاوہ اسلام نے ایک ٹیکس یعنی زکوٰۃ عاید کی ہے۔ جو کہ سونے چاندی کے سکوں وغیرہ پر اور تجارت کے اموال پر اڑھائی فی صدی کے حساب سے مسلمانوں سے ہر سال لی جانی ضروری ہے۔ چونکہ یہ تجارت کے سرمایہ اور نفع دونوں کو شامل کر کے لی جاتی ہے۔ اس لئے بعض اوقات منافع کے پچاس فی صدی تک پہنچ جاتی ہے۔ سو اس حکم کی موجودگی میں کوئی شخص اپنے روپیہ

کو بیکار نہیں رکھ سکتا ورنہ تھوڑے عرصہ میں اس کی پونجی اس ٹیکس کی نذر ہو جائے گی۔

... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ یہ ٹیکس اس لئے لیا جاتا ہے کہ دولت مندوں کی دولت میں غریبوں کا بھی حق ہوتا ہے اور غریبوں پر ہی خرچ کرنے کے لئے لیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ان اللہ افترض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم کہ اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ کا ٹیکس لوگوں پر فرض کیا ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا کہ لوگوں کے مالوں سے یہ ٹیکس وصول کرو تاکہ ان کے مال پاک ہو جائیں یعنی ان کے اموال میں غریبوں کا جو حصہ ہے وہ نکل جائے اور صرف امراء کا اپنا حصہ باقی رہے۔ البتہ جو روپیہ کسی کو قرض دیا جائے وہ اس ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جاتا ہے۔

اسلام نے مقابلہ کی روح کو باقی رکھنے کے لئے اس ٹیکس کی ادائیگی کے بعد باقی مالوں پر امیروں کی ملکیت کو تسلیم کیا ہے اور کمیونزم کے نظریہ سے متفق نہیں۔ یہ الگ مضمون ہے میں صرف اتنا بیان کر دیتا ہوں کہ اسلام نے دولت کی مناسب تقسیم اور غرباء پروری کا جو سامان کیا ہے اور کوئی نظام اس میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

زکوٰۃ کے حکم کے علاوہ اسلام نے روپیہ سمیٹ کر بند رکھ چھوڑنے کو ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے جب اس حکم کے مطابق لوگ روپیہ بند رکھنے کی بجائے اسے کام پر لگانے پر مجبور ہوں گے تو غریبوں کے لئے کام نکلے گا۔ روپیہ چکر کھائے گا اور یہ امر بھی قوم کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ مثلاً جو عمارت بنائے گا پیشہ وروں وغیرہ کو اس سے فائدہ ہوگا۔ اور انہیں کام ملے گا۔ یا تجارت پر لگائے تو دوسروں کے لئے کام مہیا ہوگا۔

غرباء کے طبقہ کا جو خیال اسلام نے رکھا ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کا جو حصہ بالکل ابتداء میں اترا اس میں یتیموں اور مانگنے والوں کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی گئی ہے اور یورپ کے ... مستشرقین باوجود دشمنی کے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابھی اپنے تئیں دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا تھا کہ غرباء سے حد درجہ ہمدردی کے خیالات آپ کے دماغ میں چکر لگاتے تھے۔

اسلام کی انفرادی اور قومی اخلاق کی تعلیم ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے جس کا قلیل ترین حصہ میں نے بیان کیا ہے طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہنے کو تو لاکھوں باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ کیا اسلام اپنی تعلیم کی وجہ سے لوگوں کے اخلاق میں اصلاح کر سکا تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ یہ تعلیم عملاً بھی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے متعلق میں بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔ سب سے پہلے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام کا نمونہ دیکھتے ہیں۔ اہل مکہ نے تیرہ سال تک آپ پر اور مسلمانوں پر بے پناہ ظلم کئے جن کی نہ کوئی داد تھی نہ فریاد۔ مسلمان عورتوں کی شرم گاہوں پر نیزے مار کر قتل کر ڈالا۔ اونٹوں سے ایک ایک لات باندھ کر اونٹوں کو مختلف سمتوں میں ہانک کر چیر ڈالا۔ عرب جیسے گرم ملک میں دوپہر کو تنور جیسی گرم ریت پر لٹا کر سینے پر تپتے پتھر رکھ دیا۔ ایک علاقہ میں بند کر کے پورا بائیکاٹ کرنا اور اس امر کی نگرانی رکھنا کہ کوئی ان سے شادی بیاہ چھوڑ خرید فروخت تک نہ کرے اور کوئی کھانے کی چیز نہ پہنچائے اور سالہا سال تک بائیکاٹ رکھنا۔ یہ کوئی تھوڑی تکالیف نہ تھیں۔ جب اس ظلم وستم کی تاب نہ لا کر کچھ مرد اور عورتیں قریب کے ملک ابی سینیا میں چلے گئے۔ تو اہل مکہ نے ایک ڈیپوٹیشن بھیج کر اہل دربار کو تحفے تحائف دے کر انتہائی کوشش کی کہ بادشاہ ان مسلمانوں کو مکہ واپس بھیج دے تاکہ پھر ان پر ظلم کر سکیں۔ آخر اہل مکہ نے دیکھا کہ اسلام کو مٹانے کی ان کی تمام مساعی بیکار ثابت ہو رہی ہیں اور فیصلہ ہوا کہ آج رات کو تمام قبیلوں میں سے ایک ایک نوجوان تلوار سے مسلح آئے اور مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کے گھاٹ اتار دیں اور تمام قبیلوں کے نمائندوں کے ذریعہ قتل ہونے کی وجہ سے حضورؐ کی قوم تمام سے لڑائی نہ کر سکے گی ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ جب مکہ والوں نے مسلمانوں کو قتل و غارت کیا اور ہر طرح انہیں نقصان پہنچایا۔ اب جب حضورؐ کو رات کو قتل کرنے والے ہیں تو اس امر کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ حضورؐ کے پاس ان کافروں کی جو امانتیں ہیں ان کی واپسی کا انتظام کریں۔ لیکن نہیں۔ باوجودیکہ حضور کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ رات کی تاریکی میں مکہ سے غائب ہونا پڑا۔ لیکن آپ کی ضمیر نے یہ پسند نہ فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں ضائع ہو جائیں۔ اور آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ جو آپ کے گھر میں پرورش پاتے تھے کے سپرد تمام امانتیں کر دیں۔ اور تاکید کر دی کہ مالکوں کو واپس پہنچا دی جائیں۔ حالانکہ عین ممکن تھا کہ دشمن اپنے شکار سے اپنے تئیں محروم پا کر ناکامی پر جھلا کر حضرت علیؓ کو ہی تہ تیغ کر دے۔ یہ ہے وہ راست باز اور دیانت دار جسے اپنے تجربہ کی بناء پر آپ کی قوم نے آپؐ کے دعویٰ سے قبل ہی صدیق و امین کا خطاب دیا تھا۔

پھر ایک وقت آیا کہ سارا ملک عرب آپؐ کے زیر نگیں آ گیا۔ اب سمجھا جائے گا کہ اب تو مال و دولت آنے لگی۔ اب آپؐ کے گھر میں اور کچھ نہیں تو کھانے پینے کی چیزوں کی کمی نہ ہو گی۔ لیکن پھر بھی ہم یہی حال پاتے ہیں کہ بعض دفعہ کئی کئی ماہ تک آپ کے گھروں کے چولہوں میں آگ نہ جلتی۔ اور جو معمولی چیزیں میسر آتیں ان پر گذارہ کرتے۔ آپؐ کی چہیتی بیٹی فاطمہؓ آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اب تو غلام اور لونڈیاں آتی ہیں۔ گھر کے کام کاج کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں مجھے کوئی لونڈی دیجئے۔ تو آپؐ نے کوئی خدمتگار دینے کی بجائے خدا تعالےٰ کی حمد اور تعریف کرتے رہنے کی تاکید فرمائی۔

جو اخلاقی تبدیلی حضورؐ نے مسلمانوں میں کی اس کا اس امر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو مظالم مکہ میں مکہ والوں نے تیرہ سال کئے وہ آپ سن چکے۔ وہاں سے حضورؐ اور مسلمان جب مدینہ چلے گئے تو مکہ والوں نے وہاں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا بلکہ بار بار قبائل کو اکسا کر کئی بار لڑائیاں کر کے فنا کرنا چاہا۔ ان حالات میں ایک لڑائی میں آپؐ کو اطلاع ملی کہ جب ایک دشمن قابو آ گیا تو اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ پھر بھی مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔ اس پر حضورؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور سخت ناراض ہوئے مسلمانوں نے عذر کیا کہ اس نے موت سے بچنے کے لئے یہ عذر کیا تھا۔ اور دراصل تمام حالات میں نظر معقول ہی معلوم ہوتا تھا کہ جو شخص مسلمانوں کے خلاف فوج میں شامل ہو کر لڑائی کرنے آیا ہے۔ اور عملاً لڑائی کرنے کرنے زیر ہوتا ہے اور قتل ہونے لگتا ہے تو مسلمان ہونے کا اظہار کر دیتا ہے۔ لیکن حضورؐ اخلاق کے جس بلند مقام پر مسلمانوں کو کھڑا کرنا چاہتے تھے وہ اس سے ظاہر ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم نے اس کا دل چیر کے دیکھ لیا تھا۔ کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اس قدر ناراض ہوئے کہ وہ مسلمان بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے ایسی ناراضگی پیدا کر دی ہے۔ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

حضورؐ کے سب کام اس جذبہ اور قرآن مجید کے بیان کردہ اس اصل کے ماتحت ہوتے تھے کہ حکومت ایک امانت ہے جسے دا... سے دیانت سے ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس بارہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔ آپ کے خلفاء نے بھی اسی جذبہ کے ماتحت عمل کیا۔ آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ آپ ایک رات چکر لگا کر دیکھ رہے تھے کہ رعایا کو کسی قسم کی تکلیف تو نہیں۔ آپ ایک بڑھیا کے خیمہ پر پہنچے تو دیکھا کہ اس نے ہنڈیا چولہے پر رکھی ہے۔ اور بچوں کو دلاسا دے رہی ہے۔ کہ کھانا تیار ہو رہا ہے۔ حضرت عمرؓ کافی عرصہ تک انتظار کرتے رہے لیکن کھانا تیار نہ ہوا۔ آخر آپ اجازت لے کر خیمہ میں آئے اور اس کا سبب پوچھا تو بڑھیا نے کہا جو وظیفہ جاری ہے وہ مجھے نہیں ملا۔ کھانے کو کچھ نہیں۔ خالی ہنڈیا چولہے پر رکھ دی ہے کہ بچے خود ہی انتظار کر کے سو جائیں گے۔

آپ نے کہا خالہ! آپ نے عمرؓ کو اطلاع کیوں نہیں دی۔ انہیں ہر ایک کا حال بغیر بتائے کیونکر معلوم ہو سکتا ہے۔ بڑھیا نے کہا کہ یہ عمرؓ ہی کا فرض ہے کہ جب انتظام اس کے سپرد ہے تو وہ رعایا کے حال سے باخبر رہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فوراً واپس آئے اور سٹاک سے آٹے وغیرہ کی بوری اپنی کمر پر رکھنے کے لئے اپنے ساتھی کو کہا اس نے بہتیرا کہا کہ بوری میں اٹھا لے چلتا ہوں لیکن حضرت عمرؓ نے کہا کہ بڑھیا کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی ہے۔ اس لئے بوری مجھے ہی لے جانی چاہیئے۔ چنانچہ آپ خود ہی اٹھا کر لے گئے۔ وہی یورپین مصنف جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے الزامات لگاتے نہیں تھکتے حضرت عمرؓ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور لکھتے ہیں کہ آپ نے پوری دیانت و امانت کے ساتھ اور جیسا کہ حق تھا حکومت کی۔ حضرت عمرؓ کو حکومت کی ذمہ واریوں کی ادائیگی میں جس قدر اللہ تعالےٰ کا خوف مدنظر تھا اس سے ظاہر ہے کہ جب آپ ایک نادان کے خنجر سے زخمی ہوئے اور موت یقینی ہو گئی تو آپ نہایت بے تابی اور اضطراب کے ساتھ کہتے ہیں۔ اللھم لا علیّ ولا لی۔ اللھم لا علیّ ولا لی۔ کہ اے اللہ میں نے جو نیک کام کئے ہیں میں ان کے بدلہ اور ثواب و انعام کا طالب نہیں میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ امانتِ حکومت کی ذمہ واریوں کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو اس کی وجہ سے مؤاخذہ نہ ہو اور مجھے سزا نہ ملے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں میں جو نیک انقلاب پیدا کیا جس طرح وحشیوں۔ شراب خوروں وغیرہ کو بہترین اخلاق کے مالک بنا دیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

فتح مکہ پر آپؐ نے اور آپؐ کے ماننے والوں نے جو عمدہ نمونہ دکھایا اس کی مثال بھی دنیا کی تاریخ میں ملنی محال ہے ؛؛

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارے بھائی مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ بخار کھانسی اور نزلہ وغیرہ سے بیمار ہیں۔ احباب اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ ہمارے اس مجاہد بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفا بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل التبشیر (ربوہ)

(۲) عزیزم سید مجید احمد صاحب بوجہ آنکھوں کی خرابی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہومیوپیتھی میں کچھ افاقہ نہ ہوا کہ اب ہومیوپیتھک علاج شروع ہے حالت تشویشناک ہے احباب درد مندانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سید ولایت شاہ

الوہیت مسیح پر ایک نظر

(از مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا)

دنیا اس قدر مصروف ہے کہ لمبی بات کرنا اور سننا مشکل ہے۔ بڑا ٹریکٹ یا کتاب پڑھنا ناممکن ہو رہا ہے۔ جس کسی کو ٹریکٹ یا کتاب دو وہ پہلے اس کے صفحات کی تعداد دیکھتا ہے۔ اگر مختصر ہے تو پڑھ لے گا۔ ورنہ اسی وقت واپس کر دیگا یا گھر لے جا کر رکھ چھوڑیگا۔ بڑی ضخامت دیکھ کر پڑھنے کی جرأت ہی نہیں کرتا۔ ایسے حالات میں میں سوچتا رہا کہ طریق تبلیغ مختصر نکالنا چاہیئے۔ جو الفاظ کے لحاظ سے بھی مختصر ہو اور دلائل کے لحاظ سے بھی مختصر مثلاً مخالف کے بہت سے دلائل کا ایک دو دلائل میں یا بہت سے مسائل کا حل ایک یا دو دلائل سے ہو اپنے بہت سے مسائل کا اثبات ایک دلیل سے ہو۔ تحریر بھی مختصر ہو۔ لمبی عبارت آرائی سے پرہیز کیا جائے بات سننے والے تحریر پڑھنے والے دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ مبتدی یا منتہی مبتدی لمبی تحریر سے نتیجہ نکالنے میں الجھ جاتا ہے۔ منتہی صرف اشارہ چاہتا ہے۔ نیز ہر ایک شخص کی لمبی تحریر دلچسپ اور مؤثر نہیں ہوتی کہ ایک لمبی شخص یکسوئی اور شوق کے ساتھ پڑھتا جائے۔ پس موجودہ لوگوں کی مصروفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصر طریق تبلیغ اختیار کیا جائے۔ خواہ تقریری ہو یا تحریری مثلاً مسیحی مذہب کے تین بنیادی مسائل ہیں الوہیت مسیح، تثلیث کفارہ۔

تثلیث اور کفارہ کا دارومدار الوہیت مسیح پر ہے اگر الوہیت مسیح کی تردید ہو جائے۔ تو باقی دونو مسائل خود رد ہو گئے یا گر گئے۔ اب الوہیت مسیح پر نظر ڈالیئے۔ پادری صاحبان عام طور پر یوحنا کی انجیل سے الوہیت مسیح پر دلائل پیش کرتے ہیں۔ میرے سامنے جب کسی صاحب نے یوحنا کی انجیل سے دلائل پیش کئے تو میں نے ان سے عرض کر دیا۔ کہ جتنے دلائل آپ نے پیش فرمائے ہیں۔ میں تسلیم کر لیتا ہوں کہ آپ نے اس سے بھی دس گنا زیادہ بیان کئے ہیں۔ لیکن آؤ ہم ان تمام دلائل کا جائزہ لیں۔ یہ اصول مسلّمہ ہے کہ

؎ لطیفہ را مصنف نکو کند بیان

آؤ ہم یوحنا سے جو مصنف انجیل یوحنا ہیں دریافت کریں کہ حضور نے یہ کتاب کس مقصد و مدعا کو پورا کرنے کے لئے لکھی ہے۔ وہ ہمارے اس سوال کا جواب یوحنا $\frac{۲۰}{۳۰}$ میں یوں دیتے ہیں

"یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھلائے۔ جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ" یہ خط کشیدہ الفاظ اردو بائیبلوں میں مختلف ہیں۔ پرانی بائیبلوں میں یہی لفظ ہیں۔

حضرت یوحنا نے بتا دیا کہ اس کتاب کی تصنیف سے ان کی غرض حضرت یسوع کو مسیح اور خدا کا بیٹا ثابت کرنا ہے۔ خدا خالق واحد برحق ثابت کرنا نہیں پس جب مصنف نے فیصلہ کر دیا اب کسی کو حق حاصل نہیں کہ خدا کا بیٹا ثابت کرنے کی بجائے حضرت مسیح کو خدا واحد ثابت کرنے کے لئے کسی سے استدلال کرے۔ اور حضرت مسیح نے خود کہیں بھی اپنی زندگی میں خدا واحد برحق ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ یوحنا $\frac{۱۰}{۳۱ \text{ تا } ۳۶}$ خدا کا بیٹا ہونے کا دعوےٰ ہے جس کے معنے راستباز کے ہیں۔ ایماندار کے ہیں دیکھو یوحنا $\frac{۱}{۱۲ \text{ و } ۱۳}$ جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ آدمی کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں"

مرقس $\frac{۱۵}{۳۹}$ خدا کا بیٹا اور اسی مضمون میں لوقا نے راستباز لکھا لوقا $\frac{۲۳}{۴۷}$۔ پس یوحنا نے کتاب اس لئے لکھی کہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا یعنے راستباز ثابت کریں نہ کہ خدا۔ پس جب مسیح نے خود خدا ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا بلکہ خود کو بھیجا ہوا یعنے رسول پیش کیا ہے دیکھو یوحنا $\frac{۱۷}{۳}$ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ تجھ خدائے واحد برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" اب اس ایک دلیل یعنے یوحنا $\frac{۲۰}{۲۹ \text{ و } ۳۰}$ سے الوہیت مسیح پر انجیل یوحنا سے پیش کردہ تمام دلائل کا رد ہو گیا۔ مسیحی مانتے ہیں کہ چاروں اناجیل ایک ہی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ چاروں اناجیل حضرت مسیح کو "راستباز" رسول ثابت کرنے کے لئے ہیں نہ کہ خدا۔

اب جبکہ حضرت مسیح کی الوہیت باطل ہو دی تثلیث اور کفارہ دو تو خود بخود باطل ہوئے۔ یہ ایسی زبردست دلیل ہے جسے میں نے بڑے بڑے پادریوں کے سامنے پیش کیا اور ان میں سے بعض نے تو اس کے بعد بحث ہی بند کر دی۔

۳۶ سال پیشتر کا ایک واقعہ

اخبار میں حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب مدظلہ کا مندرجہ مکتوب بعنوان "رب کو چھوڑ دو خلیفہ کو پکڑ و" نے مجھے آج سے کم و بیش ۳۶ سال پیشتر کے واقع کی یاد کو تازہ کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد محترمی مولوی علی احمد صاحب حقانی کے خطوط راولپنڈی سے جواز خلافت اور چچا صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے خطوط مولوی محمد علی صاحب کے خیالات کی تائید میں آنے شروع ہوئے اور دونوں طرف سے خطوط میں حضرت اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حوالجات دیئے ہوئے تھے۔

حضرت والد صاحب ایکدن فرمانے لگے کہ میری تمام کتب کلانور میں ہیں۔ ان حوالہ جات کی تصدیق کس طرح کی جائے کہ حق بجانب کون ہے (والد صاحب مرحوم مغفور اس وقت منچن آباد ریاست بہاولپور میں ملازم تھے)

بالآخر یہ فیصلہ کیا کہ استخارہ کیا جائے اور اللہ تعالےٰ سے ہی صحیح علم حاصل کیا جائے۔ ہمارے مکان کا درمیانی دالان بہت ہی وسیع تھا۔ اس کے ایک کونے میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی چارپائی اور جائے نماز وغیرہ تھی اور دوسرے کونہ میں خاکسار کی چارپائی ہوتی تھی۔ استخارہ کی رات کے بعد جب صبح ہوئی تو علی الصبح میں نے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی گفتگو ان الفاظ میں سنی۔

والد صاحب والدہ صاحبہ کو فرمانے لگے کہ "لو جی ہمارا تو فیصلہ ہو گیا"۔ والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا ابا جی نے فرمایا کہ میں نے رات خواب میں یہ دیکھا ہے۔ کہ آسمان سے زمین کی طرف ایک خوب مضبوط اور موٹا رسہ لٹک رہا ہے۔ میں نے اس رسہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس پر اپنا بوجھ ڈالا تاکہ دیکھو کہ یہ رسہ مضبوط ہے ٹوٹتا تو نہیں تو دیکھا کہ رسہ مضبوط تھا اور اس رسہ نے میرا بوجھ برداشت کر لیا۔ اسی اثناء میں جب کہ میں نے دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑا ہوا تھا غیب سے آواز آئی۔ اسے مضبوطی سے پکڑو یہ میاں محمود کا رسہ ہے" اماں جی نے کہا کہ آپ کو مبارک ہو۔ چنانچہ دن نکلنے پر حضرت والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار مرزا اعظم بیگ ریلوے اینڈ گورنمنٹ کنٹریکٹر اقبال روڈ۔ ٹنڈو آدم سندھ)

نماز میں حصول حضور کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں۔ اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ توجہ سے نماز ادا کریں۔ اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالےٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ اے خدا تعالےٰ قادر ذوالجلال میں گنہگار ہوں۔ اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے۔ کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش۔ اور تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میسر آ دے اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں۔ بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں۔ اور اپنی زبان میں کریں۔ اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جائیں۔ بلکہ پورے صبر اور پورے استقامت سے اس دعا کو پنج وقت کی نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں بھی کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جائے گی۔ مگر چاہیئے کہ اپنی موت کو یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں۔ اور موت قریب سمجھیں۔ یہی طریق حصول حضور کا ہے۔

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

بٹے کا رشتہ ممنوع ہے

شریعت اسلامیہ میں بٹے یا تبادے کا رشتہ ممنوع ہے۔ حدیث کی اصطلاح میں اس قسم کے رشتہ کو "شغار" کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ ان رسول اللہ صلعم نھٰی عن الشغار۔ کہ رسول صلعم نے شغار سے منع کیا۔ یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت یہ ہے۔ قال لا شغار فی الاسلام کہ آنحضرت نے فرمایا۔ اسلام میں شغار یعنی تبادے کا رشتہ نہیں ہے (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشادات کی موجودگی میں جو لوگ احمدی کہلا کر تبادلہ کا رشتہ کرتے ہیں وہ نہ صرف آنحضرت صلعم کے فرمان کے خلاف کرتے ہیں۔ بلکہ وہ احمدیت کیلئے ایک بدنما دھبہ ہیں۔ اور ایسے احباب کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ویدک دھرم میں عورت کی حیثیت

(از مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے)

گذشتہ دنوں آریہ گزٹ میں ایک صاحب نے ویدک دھرم کی وشیشتائیں (خصوصیات) بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں استریوں کو اردھنگی بتایا ہے۔ استری اور پُرش کو سمان پد (درجہ) دیا ہے۔

منوسمرتی میں آتا ہے۔ کہ جہاں استریوں کی پوجا ہوتی ہے۔ وہاں دیوتا باس کرتے ہیں۔ ویدک دھرم استریوں کو بھی رشی بننے کی آگیا (اجازت) دیتا ہے۔

اس کے بعد اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے "لیکن اسلام نے استریوں کو بہت گھٹیا درجہ دیا ہے۔ کوئی استری نبی یا پیغمبر نہیں بن سکتی۔ مسجد میں پرشوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتی۔ دو استریوں کی گواہی ایک پُرش کے سمان بتائی ہے۔ پرش کو کئی کئی استریوں سے بواہ کرنے کی آگیا دی گئی ہے۔ استریوں کو پردہ میں رہنے کی آگیا ہے۔ استریوں کا موہن ہونا بھی جھوٹا بتلایا ہے۔ استریوں کو بیوہ بتلایا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون نگار صاحب کو عورت کے بارہ میں نہ صرف اسلامی تعلیم کا ہی علم نہیں بلکہ اپنے دھرم گرنتھوں سے بھی واقفیت نہیں۔ چونکہ انہوں نے اپنے دعوےٰ کے ثبوت میں منوسمرتی کو پیش کیا ہے۔ اس لئے ہم بھی ویدک دھرم میں عورت کی حیثیت بیان کرنے کے لئے زیادہ تر منوسمرتی کو ہی مدنظر رکھیں گے۔

مگر پیشتر اس کے کہ ویدک دھرم کی رُو سے عورت کی حیثیت بیان کریں۔ عورت کی پیدائش کی غرض بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

برہد آرنیک اپنشد ۱/۴ میں لکھا ہے کہ:-

"ابتدا میں منش اکیلا تھا۔ اس نے تنہائی محسوس کی۔ اُسے رمن کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ وہ اکیلا "رمن" نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے اپنے جسم کو جس طرح مرد عورت معانقہ کی حالت میں ہوتے ہیں بنایا۔ پھر اس نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک سے مرد پیدا ہوا۔ اور دوسرے سے عورت پیدا ہوئی۔" پس واضح ہو۔ کہ عورت کی پیدائش مرد کی "رمن" کرنے کی خواہش کو مٹانے کے لئے ہوئی۔

منوشاستر کی رُو سے عورت کی حیثیت

عورت کی پیدائش پر وید منتر نہ پڑھے جائیں منوشاستر ۹/۱۸ میں لکھا ہے کہ۔

"عورت کی پیدائش پر ہونے والی رسومات وید منتروں سے ادا نہ کی جائیں۔ یہ وید کا حکم ہے۔ اور چونکہ اس کی پیدائش پر وید منتر نہیں پڑھے جاتے اس لئے ان کا اندرونہ گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا عورتیں جھوٹ کی طرح منحوس اور ناپاک ہوتی ہیں اس لئے ہوشیاری سے ان کی رکھوالی رکھی جائے۔"

عورت میں چھ عیب: منو ۹/۱۳ میں لکھا ہے

"شراب خوری۔ بد معاشوں سے میل ملاقات رکھنا اپنے خاوند سے الگ رہنا۔ اِدھر اُدھر آوارہ گردی کرنا۔ وقت بے وقت سونا۔ نامحرموں کے گھر میں رہنا۔ یہ چھ عیب عورتوں میں ہوتے ہیں۔"

مگر بقول شکنیتی ۳/۱۶:- "عورتوں میں کذب بیانی۔ فطرت کی بداصولی۔ دھوکہ بازی۔ وحشت گستاخی۔ طمع۔ پلیدی۔ خباثت یہ آٹھ بدیاں ہوتی ہیں۔"

عورت کی فطرت: منوشاستر ۹/۱۷ میں لکھا ہے کہ

"سونے کے لبستر کو سنوارنا طبعیت میں غضب، بدمستی۔ بدخلقی۔ بدچلنی۔ بے حیائی۔ یہ سب باتیں عورت کی فطرت میں رکھی گئی ہیں۔"

ہوس پرستی:- منو ۹/۱۴ میں کہا گیا ہے کہ:-

"یہ نہ تو شکل صورت کا خیال کرتی ہیں۔ نہ عمر کا کوئی لحاظ۔ خوبصورت ہو یا بدصورت۔ مرد ہو۔"

عورت سے ہشیار رہیں:- "مردوں پر الزام لگا دینا۔ یہ عورتوں کی فطرت میں داخل ہے۔ مردوں کو گمراہ کرنے میں عورت بڑی ہی چالاک ہوتی ہے۔ لہذا عقلمند لوگوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے ہمیشہ ہوشیار اور خبردار رہیں۔"

(منو ۲/۲۱۳-۲۱۴)

عورت کو پیٹا جائے:- "بیوی۔ بیٹا۔ غلام شاگرد۔ چھوٹے بھائی کو غلطی کرنے پر رسّی یا بانس کی چھڑی سے سزا دی جائے۔" (منو ۸/۲۹۹)

عورتوں کی خاص نگرانی کی جائے۔

"تھوڑے سے بھی کو سنگ سے عورتوں کی خاص نگرانی کرنی چاہیئے۔ بے نگرانی عورت۔ دونوں خاندانوں کو دکھ دینے والی ہوتی ہے۔" (منو ۵/۱۴۷)

عورت آزادی کی اہل نہیں ۔۔۔ بلکہ بالغ یا بڑھیا یا نوجوان عورت آزادی کے ساتھ کوئی کام گھر میں نہ کریں۔" (منو ۵/۱۴۸)

گھر کے برتن مانجھے:- "باپ۔ خاوند بیٹے سے کبھی جدا نہ ہو۔ کیونکہ ان سے الگ ہو کر عورت دونوں خاندانوں کو کلنک لگاتی ہے۔ عورت ہمیشہ گھر کے کاموں میں چست رہے۔ گھر کے برتن مانجھے ان کو ٹھیک ٹھاک کر کے رکھے۔ اور ہاتھ سکوڑ کر خرچ کرے۔" (منو ۵/۱۴۹-۱۵۰)

منوشاستر کے مندرجہ بالا حوالجات عورت کی حیثیت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے علاوہ مہا بھارت میں جس کو لاکھوں ہندو پانچواں وید مانتے ہیں۔ عورت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں سے نمونہ کے طور پر صرف دو حوالے پیش کرتے ہیں۔

(۱) "عورت سے بڑھ کر کوئی گنہگار نہیں۔ یقین جانو۔ کہ عورت تمام بدیوں کی جڑ ہے جس طرح آگ میں زیادہ سے زیادہ ایندھن ڈالنے سے اس کی بھوک نہیں مٹتی جس طرح تمام دریاؤں سے آئے ہوئے پانی سے سمندر کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اس طرح عورت کی بھی مردوں سے تسلی نہیں ہوتی۔ یہ اُسترے کے دھار کی طرح تیز۔ زہر ہلاہل۔ مجسم سانپ۔ شعلہ آتشین یہ سب صفتیں عورت کی فطرت میں داخل ہیں۔"

(۲) پھر لکھا ہے:-

"عورتوں کی فطرت خود غرضانہ ہوتی ہے۔ دنیا میں اس کو کسی چیز سے محبت نہیں ہوتی سوائے اس کے جس کے ساتھ یہ بھوگ کرتی ہے یہ ایک کو چھوڑتی تو دوسرے کو پکڑتی ہے .... مردوں کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ دل سے محبت نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو ان کی تباہی لازمی ہے۔" (مہا بھارت انوشاسن پرو ۲۹ د ۲۵ د ۱۲-۳۸)

اس کے علاوہ بھارت میں عورت کی پیدائش کی غرض یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ دیوتاؤں کو مردوں سے خطرہ پیدا ہوا۔ کہ یہ کہیں ہمارا درجہ حاصل نہ کر لیں چنانچہ اس تشویش کے ساتھ سب دیوتا برہما جی کے پاس گئے۔ برہما جی نے اُن کے دل کی بات جان لی۔ اور اُن کو تسلی دے کر واپس کیا۔ اس کے بعد برہما جی نے عورت کو پیدا کیا۔ تاکہ مرد روحانیت میں ترقی نہ کر سکے۔ پس مرد کی روحانی گراوٹ کے لئے عورت کو پیدا کیا گیا۔ (باقی)

(چوہدری عبد الواحد بی۔ اے واقف زندگی)

ایک مخلص احمدی کی وفات

مکرم غلام نبی خان صاحب احمدی موضع بھگواڑ ضلع سیالکوٹ پچھلے دنوں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ عشق رکھنے والے اور سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے مخلص کارکن تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے کے علاوہ تنظیم جماعت اور تبلیغ کے لئے بیحد جوش رکھتے تھے۔ اردگرد کے دوستوں کو چندوں میں باقاعدہ رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ چونکہ بھگواڑ میں بہت کم احمدی ہیں۔ جو ان کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں نیز ان کے پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل دے اور خود ان کا کفیل اور نگہبان ہو۔ آمین (ارجمند خان تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی!

جری اللہ خاں سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر ایف۔ ایس سی سیالکوٹ نے اس سال کالج ہذا کے تقریری مقابلہ میں انگریزی و اردو نظم خوانی میں اوّل درجہ کے انعام حاصل کئے۔

۷ر فروری کو گجرات میں انٹر کالجیئٹ مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ انسانیت کی تعمیر میں ادب سے زیادہ سائنس کا دخل ہے۔ اس مناظرہ میں اسلامیہ کالج لاہور۔ دیال سنگھ کالج لاہور .... ہیلی کالج آف کامرس لاہور گورنمنٹ کالج سرگودھا اور بہت سے دیگر کالجوں کے بہترین مقررین نے حصہ لیا۔ اور اس مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزی جری اللہ خان سیکنڈ آیا۔ اور ایک کپ بطور انعام حاصل کیا پہلا انعام اسلامیہ کالج لاہور کے ایک ایم۔ اے کے طالب علم کو ملا۔ (نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے عزیز بھائی سید عبد الرحیم کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب ان کی حالت زیادہ خراب ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ امسال انہوں نے میٹرک کا امتحان بھی دینا ہے (سید احمد حسین)

(۲) میرے پوتے پسر لطیف الرحمٰن بی اے لاہور کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلیم الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کی درازی عمر اور صحت اور خدمت دین کی توفیق ملنے کے واسطے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ ربوہ

(۳) میرے لڑکے کو میعادی بخار اور ساتھ ہی نمونیہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد الکریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنجہ)

موصی صاحبان توجہ فرمائیں!

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں - لہذا اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں - اور اگر اُن کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہو سکیں - تو پھر کم از کم اپنی ولدیت معہ سابقہ سکونت کے تحریر فرمائیں - تاکہ اُن کی ادا کردہ رقم کا اندراج اُن کے کھاتہ جات میں ادا کر دیا جائے -

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں - کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے - (سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

غلام محمد مظفر گڑھ ۵۳۶ ۲۸ 12/49 ۶/۸/-
اہلیہ شیخ مولا بخش صاحب کوٹ مومن
سرگودھا ۵۶۶ ۲۸ 12/49 ۳/-
شیخ محمد نذیر صاحب بہاول نگر ۵۵۷ ۲۸ 12/49 ۱۲/-
حکیم محمد الدین لاڑکانہ سندھ ۶۲۳۲ ۲۹ 12/49 ۲/۷/
عبدالخالق صاحب " " ۲۰/۱۲/
محمد یوسف صاحب چھبول ریاست بہاولپور ۸۵۳ 12/49 ۳۱ ۴۵
سلطان بی بی لقاء پور گوجرانوالہ ۸۷۳ 12/49 ۳۱ ۵/-
مولوی محمد سعید صاحب " " ۲۶/-
چوہدری محمد سعید صاحب سیلو کرنا
کوٹھہ نور نگر ۸۷۶ 12/49 ۳۱ ۶۲/۴/-
محمد عبداللہ دیپالسنگھ ملتان ۸۸۸ 12/49 ۳۱ ۱۳/-
میاں عبدالرزاق شور کوٹ جھنگ ۸۹۶ 12/49 ۳۱ ۱۰/-
محمد شریف سول لائن ۴
میکلیگن روڈ لاہور ۶۹۱ 12/49 ۳۱ ۵/-
ملک جلال الدین حیدر آباد سندھ ۲۱۸۱ 1/50 ۱۳ ۱۰/-
عبدالحمید صاحب دھبر ڈھاکہ بنگال ۲۰۶۷ 1/50 ۱۸ ۱۱/۸
نذیر بیگم صاحبہ خوشاب سرگودھا ۲۰۶۳ 1/50 ۲۰ ۲/-
حمیدہ بیگم صاحبہ ٹنڈو آدم سندھ ۲۳۴۳ 1/50 ۲۳ ۱/-
محمد علی صاحب طاہر لائلپور ۲۶۳ 1/50 ۲۴ ۵/۸/-
اہلیہ مرزا محمد شریف بیگ جھنگ مگھیانہ ۲۰۱۹ 1/50 ۲۴ ۲/-
محمد ابراہیم صاحب مردان صوبہ سرحد ۲۲۳۶ 1/50 ۲۴ ۱۰/-
فتح محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ ۲۲۲۵ 1/50 ۳۰ ۴/-
محمد شریف صاحب " " ۶/-
چوہدری الٰہ دین صاحب چک ۱۱۶
ہرمز دو بہاول پور ۴۱۲ ۳ 1/50 ۳۰ ۱۰۰/-
سلطان بخش صاحب پریذیڈنٹ ۴۴۷
کرکھار جہلم بحساب وصیت ۱۱۱ 2/50 ۱ ۱۰/-
محمد بخش صاحب سندھی حال کراچی ۴۴۹ 1/50 ۶/-/-
بابو منظور احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی ۲۵۲۶ 3/2/50 ۵/۱۲/-
بابو محمد علی صاحب " " ۱۸/۸/-
بابا مبارک علی صاحب " " ۵/۸/-
حکیم سردار محمد صاحب فیروز والہ
گوجرانوالہ ۵۰۵۱ 5-2-50 ۱۶/-
شیخ محمد یونس سکرٹری مال لائلپور ۸۲۰۷ 7/2/50 ۱۵۹/۵/-

چوہدری مہر الدین صاحب راولپنڈی ۲۷۲۹ 10/2/50 ۱۱/۸/-
محمد عبداللطیف صاحب گوجرانوالہ ۵۰۴۵ 11/2/50 ۳۰۶/۲/-
چوہدری الٰہ دین چک ۱۲۲
ہرمز دو بہاولپور ۲۷۰۴ 13/2/50 ۳/-/-
ڈاکٹر چراغ الدین شاہ کوٹ شیخوپورہ ۲۷۷۹ 13/2/50 ۱۰/-/-
مہر الدین صاحب احمد نگر جھنگ ۸۳۰۳ 15/2/50 ۲/-/-
محمد حسین کرشن نگر لاہور ۲۸۸۴ 16/2/50 ۱۵/۲/-
حوالدار نذیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۳۳۲۷ 17/2/50 ۷/-/-
محمد عزیز بھکر ضلع میانوالی ۲۸۹۳ 18/2/50 ۹/-/-
مرزا بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۲۹۵۳ 19/2/50 ۶۰/-/-
عباس علی صاحب کرتو شیخوپورہ ۸۳۳۷ 19/2/50 ۲۰/-/-
احمد علی صاحب " " ۲۷/-/-
حسن علی " ۲۰/-/-
مرزا مقبول احمد کوہ مری ۵۰۰۳ 22/2/50 ۱۷/۸/-
ایم عبدالرحمٰن ریلوے کوارٹرز کراچی ۸۳۴۳ 23/2/50 ۱۲/۸/-
احمد بخش " " ۵/-/-
پیر عبدالغنی صاحب " " ۲۷/-/-
مجید احمد صاحب سکرٹری مال
دہلی دروازہ لاہور ۳۰۰۵ 22/2/50 ۱۸۵۳/۹/۶
فضل الرحمٰن " " ۸/۱۰/-
میاں خدا بخش صاحب ناصر " ۱/-/-
ایم ڈی اسمٰعیل انجمن ڈابور
ٹرنہ سنہ چباگ گانگ ۵۰۱۸ 24/2/50 ۱۲۰/-/-
احمد دین کھیوڑہ جہلم ۵۰۲۱ 25/2/50 ۲۷/۹/-
والد ملک محمد ہاشم صاحب " ۶۱/-/-
نجم صاحب مونگ ضلع گجرات ۲۰۲۵ 25/2/50 ۱۰/-/-
علی احمد صاحب سیکرٹری مال
دہاڑی ملتان ۲۷۳۶ 25-2-50 ۲۰/-/-
غلام رسول چک ۱۱۰
منٹگمری ۵۰۲۳ 25-2-50 ۹/-/-
نور احمد کھیوہ چک ۱۴۶
فال پور ۵۰۵۲ 26/2/50 ۶۳/-/-
ملک عبدالعزیز چک ۲۲۵
منٹگمری ۵۰۵۷ 26/2/50 ۱۰/-/-
احمد دین " " ۷/-/-

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بندہ کو 1/15 ۱۳ کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے - دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل و کرم سے نوازے اور لمبی عمر عطا فرمائے - اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا خادم بنائے -

(خاکسار محمد یعقوب خان سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز جمنڈ گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

صدر بیدار صاحب محمد خان صاحب امیر جماعت عرصہ دراز سے مختلف امراض میں مبتلا ہیں - تمام احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں -

(شیخ عبداللہ القادری - ٹیچر پنجاب سیمنٹ ورکس سکول واہ - آر - ایس - ضلع کیمبل پور)

ربنذہ کے والد مستری محمد شفیع صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ جونڈہ ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں - احباب سے دعا کی درخواست ہے -

(خاکسار مرزا محمد لطیف کراچی)

۱۶۲۶	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۲۳۲۱۴	غلام حسین صاحب
۲۳۲۱۷	ایم احمد صاحب
۲۳۲۶۴	ایم اے سعید صاحب
۲۳۲۸۱	ہدایت اللہ صاحب
۲۳۲۸۲	ظفر محمد صاحب
۲۳۳۰۵	محمد یار خان صاحب
۲۳۳۰۶	محمد اکبر صاحب
۲۳۳۱۱	محمد احمد صاحب
۲۳۳۱۲	بشیر احمد صاحب
۲۳۳۱۳	مولوی عبدالرزاق صاحب
۲۲۳۶	منیجر صاحب
۲۳۳۲۱	جلال الدین صاحب
۲۳۳۲۵	عنایت محمد صاحب
۲۳۳۲۷	شیخ اللہ دیا صاحب
۲۳۳۲۹	امۃ المجید صاحبہ نصرت
۲۳۳۳۰	محمد اسمٰعیل صاحب
۲۳۳۹۲	نظام الدین صاحب
۲۳۳۹۴	عبدالشکور صاحب
۲۳۵۰۲	مسٹر جی ملک صاحب

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

۲۰ فروری ـــــ یوم مصلح موعود

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ اس دن اپنی اپنی جگہوں پر جلسے منعقد کریں۔ راہنمائی کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔ ان پر تقاریر کرائی جا سکتی ہیں۔

(۱) پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف اور تحریرات (۲) پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت (۳) پیدائش مصلح موعود کے لئے تاریخ کی تعیین اور دیگر علامات (۴) حضرت مصلح موعود کے بارے میں کتب سابقہ۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ کی رو سے وضاحت و تعیین۔ (۵) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے دلائل۔ (۶) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے کارنامے۔

اسلحہ بندی کے متعلق جاپانی مطالبات

ٹوکیو ۱۴ فروری۔ جاپان نے امریکی سفیر مسٹر ڈلز کے سامنے مندرجہ ذیل کم سے کم ضروری اسلحہ بندی کے مطالبات پیش کئے ہیں۔

بارہ ڈویژنوں پر مشتمل جاپانی فوج (یعنی ایک لاکھ ۸۰ ہزار سپاہی) تباہ کن جہازوں کی طرح کے ساحلی گشتی جہاز اور ۳۰۰ کشتیاں ۳۰۰ لڑاکا ہوائی جہاز اور جنگی ضروریات اور اسلحہ بندی کے اخراجات کے لئے ۲ کروڑ ڈالر کی امداد۔ مسٹر ڈلز اپنے مختصر دورے میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی حکومتوں سے ان مطالبات پر مذاکرات کریں گے۔ اتحادی فوجوں کے مبصرین کو پہلے پہل جاپان کی اسلحہ بندی کے ان قلیل مطالبات پر بہت تعجب ہوا۔ لیکن اب انہوں نے اس حقیقت کو پہچان لیا ہے کہ یہ جاپان کی اسلحہ بندی کے عام پروگرام کے لئے یہ مطالبات بنیاد کا کام دیں گے۔ (اسٹار)

لبنان مزید گیہوں حاصل کرنے کا خواہاں ہے

بیروت ۱۴ فروری۔ عنقریب یہاں ایک گیہوں کا ادارہ قائم کیا جائے گا۔ جو کسانوں کی کاشت کے متعلق مشورے دیا کرے گا۔ لبنان میں آجکل صرف ۵۰ ہزار ٹن گیہوں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن لبنان میں ہر سال ایک لاکھ ۵۰ ہزار ٹن گیہوں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ خود کفیل ہونے کے لئے لبنان کو بہت سا غیر آباد علاقہ زیر کاشت لانا ہوگا۔ اس لئے ادارے کی بدولت خیال کیا جاتا ہے کہ کام ۵ سال کے عرصہ میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا (اسٹار)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲)

لئے دہی پر فریب طریق اختیار کیا ہے جو لا دینی تحریکوں کا اقتدار حاصل کرنے کا طریق ہے۔ اور جن کی برائیاں کرتے کرتے خود آپ اور آپ کے ترجمان نہیں تھکتے۔ جو شخص صرف ڈیڑھ سال کی گھر سے زیادہ پر آرام نظر بندی کو اپنی عظیم الشان قربانی بیان کر کے عوام کی ہمدردیاں اور ووٹ خریدنا چاہتا ہے۔ اسکو خیر القرون کا ذکر کرتے ہوئے کچھ تو شرم محسوس ہونی چاہیئے۔ ایک خباب رضی ایک یاسر رضی ایک سمیہ رضی اور ایک بلال رضی کی قربانیوں کے سامنے اس نام نہاد قربانی کا نام لیتے ہوئے آدمی کو کیکپانا چاہیئے :

ٹڈی دل کے پھیلنے کے امکانات

لنڈن ۱۴ فروری یہاں کے ٹڈی دل کی روک تھام کے تحقیقاتی مرکز کی کل اطلاع کے مطابق ہندوستان اور پاکستان میں ٹڈی دل کے شمال اور مغرب کی طرف پھیلنے کے امکانات کچھ عرصے کے لئے جاری رہیں گے۔ اور خیال ہے کہ بعض ٹڈی دل افغانستان میں داخل ہو جائیں گے۔

اسی قسم کا انتباہ عرب ممالک اور افریقہ کے بہت سے علاقوں کو کیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان علاقوں میں بھی ٹڈی دل اپنی کارروائی جاری رکھے گا (اسٹار)

فضائی مستقروں کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے درمیان معاہدہ

لنڈن ۱۴ فروری۔ امریکی اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان عنقریب ایک معاہدہ ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے امریکی ہوائی فوج مشرق وسطی کے علاقہ میں واقعہ ہوائی مستقروں کو جدید حالات کے پیش نظر ترقی دے گی۔ لنڈن کے باخبر حلقے ان خبروں کی تردید کرتے ہیں۔ ان خبروں پر جو قیاس آرائیاں کی گئیں۔ ان میں یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ نتیجہ کے طور پر امریکہ مشرق وسطی کے دفاع کے سلسلہ میں بہت اہم پارٹ ادا کرے گا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ مشرق وسطی اور مشرق قریب کا فوجی دفاع کی ضروریات کے پیش نظر بغور مطالعہ کر رہا ہے۔ اور غالباً زیادہ زور فضائی حصے پر ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان بہت گہرا رابطہ قائم ہے اور عام حالات میں اگر امریکہ برطانیہ کو یہ مشورہ دے کہ مشرق وسطے کے علاقوں میں جن فضائی اڈوں پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ ان کو جدید طریقوں کے مطابق ترقی دی جائے۔ تو یقیناً برطانوی دفاعی افسران اس قسم کی رائے پر ہمدردانہ غور فرمائینگے۔

بعض مفسرین نے سیاسی حالات کے پیش نظر اس علاقہ میں امریکہ کی دفاعی نقل و حرکت کی افواہوں کو جو اہمیت دے رکھی ہے یہاں کے باخبر حلقے اس کے متعلق کچھ سمجھنے سے معذور ہیں (اسٹار)

الفضل کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

عنوان بالا کے تحت مکرم جناب مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آگئے ہیں جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداروں کو اپنی ضرورت کے مطابق خود آرڈر دینے چاہئیں۔ الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور قیمت اندازاً ۵ ر فی پرچہ ہوگی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائے گی۔ کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خاص نمبر کے لئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کروالیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (مینیجر الفضل)

امریکہ اور برطانیہ کا اتحاد نہایت مضبوط ہے

لندن ۱۴ فروری کل برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر مملکت نے جنوب مشرقی ایشیا کی ترقی کے بارے میں کولمبو پلان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس ضرورت سے ہرگز غافل نہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کا اتحاد نہایت گہرا اور مضبوط ہے۔ اور دونوں دنیا بھر کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کو انتہائی اہم خیال کرتے ہیں۔

مشرقی مسائل کے بارے میں مسٹر کینتھ ینگر نے کہا کہ یہ مسائل پر امن طور سے طے ہونے چاہئیں۔ اور اگر کوریا میں چین نے جارحانہ کارروائی کی ہوتی۔ تو وہ اب تک اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کر چکا ہوتا۔

سر آغا خاں کا عطیہ

کراچی ۱۴ فروری۔ آج یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائی نس سر آغا خاں نے کراچی کے غرباء پر صرف کرنے کے لئے پچاس ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ آغا خاں نے اتنی ہی رقم مشرقی بنگال کے لئے وہاں کے گورنر ملک فیروز خاں نون کو بھی عطا کی ہے۔

جنوبی کوریا کے لئے ہندوستان کا عطیہ

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ سیام سے جو چاول جنوبی کوریا جا رہا تھا اسکے بدلے ہندوستان نے پٹ سن کی ۱۴ لاکھ بوریوں کی پیشکش کی تھی۔ یہ بوریاں آج بنکاک روانہ کر دی گئیں۔